حق مہر کو صدقہ کرنا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری

فتوی نمبر: WAT-3242

تاریخ اجراء: 03جمادی الاولیٰ1446ھ /06نومبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر عورت کو حق مہر مل جائے اور پھر وہ اپنی طرف سے وہ صدقہ وغیرہ کرنا چاہے تو کر سکتی ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حق مہر عورت کی ملکیت ہوتا ہے لہذا جب شوہر نے حق مہر ادا کر دیا تو عورت کو اختیار ہے کہ اس کا جو چاہے کرے، چاہے تو اسے صدقہ کر دے یا کسی کو تحفہ دے دے یا اپنے پاس رکھے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــٴًـا مَّرِیْٓــٴًـا(۴)﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور عورتوں کے ان کے مہر خوشی سے دو، پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں، تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔ (القرآن الکریم، پارہ4، سورۃ النساء، آیت:04)

اس آیتِ مبارکہ کے تحت صدر الافاضل مولانا مفتی نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”عورتوں کو اختیار ہے کہ وہ اپنے شوہروں کو مہر کا کوئی جزو ہبہ کریں یا کل مہر مگر مہر بخشوانے کے لیے انہیں مجبور کرنا، ان کے ساتھ بد خلقی کرنا نہ چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ﴿طِبْنَ لَكُمْ﴾ فرمایا جس کے معنیٰ ہیں: دل کی خوشی سے معاف کرنا۔“ (تفسیر خزائن العرفان، سورۃ النساء، آیت04، ص153، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم